SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, April 18. 2003

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad , at thirty five minutes past five in the evening with Mr . Chairman (Mr .Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

من یشفع شفاعة حسنة یکن له نصیب منها ومن یشفع شفاعة سیئة یکن له کفل منها وکان الله علیٰ کل شی مقیتاً۔ واذا حییتم بتحیة فحیوا باحسن منها اوردوها ان الله کان علیٰ کل شی حسیباً۔

جوشخص نیک بات کی سفارش کرے تو اس کو اس (کے ثواب) میں سے حصہ ملے گا۔ اور جو بُری بات کی سفارش کرے اُس کو اُس (کے عذاب) میں سے حصہ ملے گا اور خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور جب تم کو کوئی دعا دے تو (جواب میں) تم اُس سے بہتر (کلمے) سے (اُسے) دعا دو یا انہیں

لفظوں سے دعا دو۔ بیشک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔(سورہ النساء آیت ۸۵تا۸۶)

جناب چیئرمین: جزاک اللہ ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔

متعدد آوازیں: 'No LFO, No LFO

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

Mr. Chairman: In pursuance of sub-Rule (1) of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, I nominate the following members, in order of precedence, to form a panel of presiding officers for the 3rd Session of the Senate:-

i) Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder.

ii) Mr. Justice (Retd.) Abdur Razzak Thaheem.

iii) Maulana Gul Naseeb Khan.

(ڈیسک تواتر کے ساتھ بجائے گئے۔)

Mr. Chairman: Gentlemen! this is a requisitioned session, you have called the session.

میں بھی یہی کہہ رہا ہوں۔

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: This is a requisitioned session, this is no way to lodge the protest.

Mr. Chairman: I agree, this is a requisitioned session.

Mr. Wasim Sajjad: Mr. Chairman! sir, this is a requisitioned session which has been called by the honourable members on the other side. I suggest that the session be adjourned for about half an hour and we can meet again.

جناب کامل علی آغا۔ یہ اجلاس انہوں نے بلایا ہے اور اب یہ قوم کے ساتھ مذاق کر رہے ہیں۔ یہ ایک گھمبیر مذاق ہے، یہ قوم کے ساتھ دھوکہ دہی ہے۔ یہ قوم کا پیسہ ضائع کر رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اس session کا honorarium بھی وصول کریں گے، یہ آج اس House کو چلانے کا معاوضہ بھی لیں گے جو کہ قوم کا پیسہ ہے، غریب قوم کا پیسہ ہے۔ اسے یہ اپنی جیبوں میں ڈالیں گے۔ یہ LFO کو تسلیم کر کے اس House میں آئے ہیں، انہوں نے LFO کے تحت election لڑا۔ اس House کی 80 seats سے 100 ہوئیں تو یہ بھی اس LFO کی بدولت ہوئی ہیں۔ انہوں نے اٹھارہ سال کے نوجوانوں کے ووٹ حاصل کئے، وہ بھی LFO کی بدولت تھے۔ جناب چیئرمین! یہ غریب قوم کا پیسہ لوٹ کر اپنی جیبوں میں ڈالتے ہیں۔ یہ قوم کے ساتھ fraud کر رہے ہیں۔ ان کو اس مذاق کا پوری قوم کو حساب دینا ہوگا۔ ان کو شرم آنی چاہیئے ۔ یہ لوگ اسلام کے نام پر لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ یہ لوگ ملک سے باہر بیٹھے ہوئے نواز شریف اور بے نظیر کے پٹھو ہیں آج گیلری میں بیٹھے ہوئے تمام دیکھ رہے ہیں کہ یہ لوگ اجلاس بلاتے ہیں۔ یہ دیکھیں یہ کتنا بڑا ایجنڈا ہے ان کا۔ ایک ممبر کے دو دو سو سوالات ہیں جو تمام قومی ایشوز پر ہیں۔ آج کا ایجنڈا حکومت کی اقتصادی پالیسی پر بحث کرنے کا تھا۔ آج ملک میں law and order اور سیکورٹی پر انہوں نے بحث کرنی تھی جس کے لئے انہوں نے اجلاس بلایا لیکن اب یہ قوم کے ساتھ مذاق کر رہے ہیں ۔ قوم کا پیسہ ضائع کر رہے ہیں ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جناب رانجھا صاحب آپ بولیں ۔

ڈاکٹر خالد رانجھا: جناب چیئرمین! آج کا اجلاس انہوں نے خود بلوایا ہے اور اس رویے کے بعد ان کو آج کے اجلاس کا TA/DA نہیں دینا چاہیئے۔ یہ قوم کے پیسے کا ضیاع ہے۔ جناب آپ کو آئندہ ایسا اجلاس بالکل نہیں بلانا چاہیئے ۔ یہ بالکل قومی پیسے کا ضیاع ہے۔

(شور اور ڈیسک بجانے کی آوازیں)

شیخ رشید احمد: جناب چیئرمین! میرا صرف ایک سوال ہے کہ انہوں نے اجلاس کس

لئے بلایا ہے؟

جناب نثار۔ اے۔ میمن: جناب چیئرمین! آج یہ جمہوریت کے علمبردار بنتے ہیں۔ آج یہ یہاں جمہوریت کے کپتان بننا چاہ رہے ہیں۔ آج ان میں قائدین بھی ہیں، ان میں پارلیمنٹیرین بھی ہیں۔ یہ انکا رویہ ہے۔ قوم دیکھ رہی ہے۔ دنیا دیکھ رہی ہے کہ جمہوریت واپس آ گئی ہے، مگر یہ ایسا نہیں چاہتے۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جمہوریت انشاء اللہ قائم رہے گی۔ یہ نہیں ہوں گے۔ عوام ان کو نکال دیں گے۔ ان کو یہ حق نہیں پہنچتا۔ ان کو چاہیئے کہ مفاہمت کا راستہ اختیار کریں۔ یہ جمہوریت کی خدمت نہیں کر رہے ہیں۔ یہ ملک کی خدمت نہیں کر رہے ہیں۔ جو لوگ ملک کے خلاف ہیں، وہ آج خوش ہو رہے ہوں گے۔ پورے ملک کو ان سے یہ توقع نہیں تھی۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب جمہوریت نہیں رہی تو انہوں نے دوسرے لوگوں کا ساتھ دیا۔ آج یہ کس منہ سے ایسا کہہ رہے ہیں۔ یہ آئین کے بالکل خلاف کر رہے ہیں۔ LFO آئین کا حصہ ہے۔ یہ جانتے ہیں۔

(Protest continued)

Mr. Wasim Sajjad: Mr. Chairman, the House may kindly be adjourned for about an hour and then be reassembled. In the meantime, may be, the opposition will realise that they themselves are calling the session. It does not help them in any way, to create this pandemonium in the House. So it may kindly be adjourned for about an hour.

Mr. Chairman: The House is adjourned to meet again after Maghrib prayers at 7.00 P.M.

{ The House was then adjourned for Maghrib prayers }

(نماز مغرب کے وقفے کے بعد کی کارروائی جناب چیئرمین (محمد میاں سومرو) کی صدارت میں دوبارہ شروع ہوئی)

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللھم صلی علی محمد وعلی آل

محمد۔

I would request the honourable members that this is the requisitioned session and those who have asked for it, do not wish to continue .... what is the point?

(Continuous protest against the LFO by the Opposition)

Mr. Chairman: Khurshid Sahib, is it not a requisitioned session?

(Interruption)

LAYING OF ORDINANCES

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj: Mr. Chairman, I seek the permission of this august House to lay the following Ordinances, in pursuance of the Article 89(2) of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan:-

1. The Agricultural Development Bank of Pakistan (Reorganization and Conversion) (Amendment) Ordinance, 2002 (CXXXVI of 2002).
2. The Safeguard Measures (Amendment) Ordinance, 2002 (CXXXVI of 2002).
3. The Removal from Service (Special Powers) (Amendment) Ordinance, 2003 (I of 2003).

Mr. Chairman: The said Ordinances stand laid.

(Protest continued)

جناب کامل علی آغا: پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا! پروفیسر غفور صاحب کا احتجاج

میں حصہ لینے کا دل نہیں کر رہا، انہوں نے ہمارے ووٹ لئے ہوئے ہیں اس لئے ان کا دل نہیں کر رہا۔ وہ ان کو اغواء کر کے کھڑے ہوئے ہیں۔ وہ احتجاج کرنا نہیں چاہتے۔ انہوں نے LFO والوں کے ووٹ حاصل کئے ہوئے ہیں۔ وہ ڈیسک بجانا بھی نہیں چاہتے۔

پروفیسر غفور صاحب کو ان سے واگزار کروایا جائے ۔ انہوں نے ہمارے ووٹ حاصل کئے ہیں ، وہ احتجاج نہیں کرنا چاہتے۔ ان کے ساتھ زبردستی کی جا رہی ہے۔ ان کو وہاں سے چھڑوایا جائے ۔ میری آپ سے اپیل ہے کہ آپ آفیسر کو کہہ کر انھیں واگزار کروائیں۔

جناب چیئرمین ! ان کی حرکتوں سے ہمیں شرم آنی شروع ہو گئی ہے۔ ہم شرمندہ ہیں کہ اتنے اتنے بزرگ، سفید بالوں والے، انہوں نے اسی LFO کے تحت ووٹ حاصل کئے ۔ انہیں یہاں پر ممبر بننے کا شوق تھا اور آج یہ عوام کے پیسوں سے اس ہاؤس کا تقدس پامال کر رہے ہیں۔ ان کی حرکتوں سے ہمیں شرم آ رہی ہے۔ شکریہ۔

آنسہ انیسہ زیب طاہر خیلی: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین! یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اپوزیشن نے خود ہی ریکوزیشن کر کے اجلاس بلایا لیکن اپنے ایجنڈے میں ایل ایف او پر بحث کی کوئی بات نہیں رکھی۔ ایجنڈا غلط دیا اور اب اس قسم کا شور کر کے ملک میں جمہوریت کو derail کرنے کی ناکام کوشش میں مبتلا ہیں۔ Treasury Benches والے اپنا حوصلہ دکھا رہے ہیں۔ عوام کو اس وقت دیکھنا چاہیئے کہ ان کا کیا کردار ہے ۔ اپوزیشن نے اس وقت احتجاج شروع کر رکھا ہے، اگر یہ LFO پر احتجاج کرنا چاہتے تھے تو ان کو اپنا oath لینے سے پہلے یہ احتجاج کرنا چاہیئے تھا۔ آج یہ oath لے کر، اپنے TAs,DAs claim کر کے اور طرح طرح کے فائدے لے کر اس قسم کی حرکت کر رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ انہیں بیرون ملک سے کوئی غائبانہ اشارے مل رہے ہیں اور یہ ان اشاروں کے تابع ہو کر اس قسم کی حرکات کر رہے ہیں۔ یہ افسوس کا مقام ہے۔

جناب چیئرمین ! تاریخ ان کو کبھی معاف نہیں کرے گی۔ پاکستان کے عوام کو اس وقت geo-political situation معلوم ہے۔ بین الاقوامی حالات کے تحت پاکستان اس وقت بہت نازک موڑ پر ہے اور اپوزیشن، اس قسم کا کردار ادا کر کے عوام کو مایوس کر رہی ہے۔

عوام ان کے شور سے قطعاً خوش نہیں ہوں گے ۔ تاریخ کبھی ان کو معاف نہیں کرے گی۔ جناب چیئرمین بہت شکریہ۔

(Protest by the Opposition continued)

ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب چیئرمین! یہ سیشن کیا اس لئے requisition کیا گیا ہے کہ یہاں پر Government کی property کو نقصان پہنچایا جائے۔ کیا اس لئے requisition کیا گیا تھا کہ صرف TA/DA بنائیں یا اس لئے requisition کیا گیا تھا کہ عوام کے دیئے ہوئے mandate کی توہین کی جائے۔ Its shame for the whole Parliament.

(مداخلت)

ڈاکٹر شہزاد وسیم: ہم اس پارلیمنٹ میں سیکھنے کے لئے آئے تھے۔ جو لوگ 1973ء کے آئین کی بات کرتے ہیں۔ 1973ء کے آئین کی شقوں میں اور LFO کی شقوں میں ایک LFO کے لفظ کو یہاں سے نکال دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ sanity will prevail against that. Look at their

message. They have gutted of democracy. They have gutted of the mandate of the people. We are shameful injuring the faith of the nation, sir.

ڈاکٹر نگہت آغا: مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ اتنے پڑھے لکھے لوگ جنہوں نے حلف لیا ہے، جنہوں نے الیکشن لڑا ہے LFO کے تحت، اگر اتنا ہی ان کو فکر تھی تو یہ الیکشن کیوں لڑے تھے۔ اس الیکشن سے پہلے یہ احتجاجاً ہٹ جاتے، بعد میں کیا فائدہ۔ یہ لوگ صرف benefits دیکھ رہے ہیں۔ ان کو منع کریں یہ پڑھے لکھے ہیں۔ ہم اپنے بچوں کو کیا مثال پیش کریں گے۔ ان کو چاہیئے کہ ہمارے ملک میں جو غریب لوگ ہیں، جن کے پاس روٹی کھانے کے لئے پیسے نہیں ہیں، ان کے لئے کام کریں۔ یہ کیا کر رہے ہیں۔ صرف اپنا TA/DA بنا رہے ہیں۔

(مداخلت)

ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب چیئرمین ! ان کے لئے فی سبیل اللہ پانی کی سبیلوں کا بھی بندوبست کیا جائے کیونکہ یہ کافی desk پیٹ چکے ہیں اور اب پانی کے متقاضی ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہم ان کو مزید یہاں دیکھتے رہیں۔ ابھی مجھے پتہ چلا ہے کہ کچھ ایمبولینسز کو بھی PIMS سے بلایا گیا ہے۔

میں آپ سے گزارش کروں گا کہ سب سے پہلے تو جو سرکاری پراپرٹی کو یہاں نقصان پہنچایا جا رہا ہے، اس کا حساب ان سے لیا جائے۔ یہ سرکاری مال کو اپنا مال سمجھتے ہیں۔ اس کا ان سے حساب لیا جائے اور جناب ! دنیا کو آج یہ تماشا دیکھنے دیں کہ کون حق پر ہے اور کون باطل پر۔

(مداخلت)

جناب کامل علی آغا: جناب چیئرمین! ان لوگوں کو عوام کے خون پسینے کی کمائی ہوئی دولت لوٹنے پر اللہ تعالیٰ نے یہ سزا دی ہوئی ہے۔ یہ سزا بھگت رہے ہیں۔ ان کی یہ سزا کم ازکم دو گھنٹے اور جاری رہنی چاہیئے۔

(مداخلت)

مسز نگہت مرزا: جناب چیئرمین! دوسرے ملک کے حالات پر آنسو بہانے والے یہ لوگ خود اپنے ملک کے حالات سے بے خبر ہیں۔ ایل ایف او پر نعرے لگانے والے یہ لوگ اپنے ملک کے حالات سے بے خبر ہیں۔ یہ آنکھیں بند کر کے کبوتر کی طرح بیٹھے ہوئے ہیں۔ انہیں اپنے ملک کی سالمیت کی کوئی فکر ہی نہیں ہے۔ دوسروں کے غم میں یہ آنسو بہاتے ہیں۔ اگر اسی طرح سے جمہوریت چل سکتی ہے تو ان سے کہیں کہ جمہوریت چلالیں۔ ایل ایف او کی منظوری کو انہوں نے اپنی انا کا مسئلہ بنا لیا ہے۔ عوام نے ان کو ووٹ دیکر یہاں پر بھیجا تھا کہ ان کے ذریعے وہ اپنے حقوق حاصل کریں گے لیکن یہ عوام کے ساتھ غداری کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اپنے ملک کی سالمیت سے بے خبر یہ لوگ یہاں پر بیٹھ کر نعرے بازی کر رہے ہیں۔

(مداخلت)

جناب کامل علی آغا: پروفیسر غفور صاحب کو حبس بے جا سے چھڑایا جائے۔ انہوں

نے ہمارے ووٹ لے کر کامیابی حاصل کی ۔ وہ ایل ایف او کے حمایتیوں کے ووٹ لے کر کامیاب ہوئے تھے۔ ان کو ادھر بٹھایا جائے، ان کو صبن بے جا سے چھڑایا جائے۔

(مداخلت)

ایک معزز خاتون رکن: ان کی حیثیت کہاں گئی ہے۔ کیا ان کے پاس خالی ڈگریاں ہیں، کاغذ کی ڈگریاں ہیں۔ ایجوکیشن کا مطلب ہے تہذیب۔ آپ کی تہذیب کدھر گئی ہے۔ آپ ہمارے غریب لوگوں کے پیسے کھا رہے ہیں، ان پہ خرچ کریں، ان کے لیے کام کریں۔ اب تک کیا ہو رہا ہے؟ جب سے ہم آئے ہیں غریبوں کے لیے کچھ نہیں کیا، ان کی بیماریوں کے لیے کچھ نہیں کیا، ان کے کھانے کے لیے، ان کے روزگار کے لیے کچھ نہیں کیا۔ کیا یہ طریقہ ہے آپ کا؟ کیا یہ ہیں آپ کے پاس ڈگریاں؟ کیا یہ تہذیب ہے؟ ڈگری کے بعد تہذیب آنی چاہئیے۔ وہ کہاں گئی ہے؟ Please آپ سنیں اور لوگوں کی مدد کریں، پاکستانیوں کی مدد کریں۔

(احتجاج جاری)

ایک معزز خاتون رکن: جناب چیئرمین! مجھے نہیں پتا کہ اس وقت یہ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ میں کسی شادی میں آئی ہوں۔ میرا یہ first time کا تجربہ ہے اور اتنے یہ سمجھ دار لوگ ہیں۔ ڈاڑھی مونچھوں کے ساتھ ماشاء اللہ اتنے بڑے، سمجھ دار لوگ ہیں۔ مجھے نہیں پتا یہ سب لوگ کیا کر رہے ہیں۔ جب ان کو LFO منظور نہیں ہے تو یہ لوگ آئے کیوں تھے؟ سینٹ میں انہوں نے oath کیوں اٹھائی؟ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ یہ لوگ چاہتے کیا ہیں؟ ان کو جمہوریت پسند نہیں تھی تو پھر انہوں نے oath کیوں اٹھایا تھا۔ مجھے نہیں لگتا کہ یہ پڑھے لکھے لوگ ہیں۔ یہ جاہلوں سے بدتر حرکت کر رہے ہیں۔ یہ لکھے پڑھے لوگوں کی حرکتیں نہیں ہوسکتیں۔ بہت افسوس کی بات ہے۔ It is really bad۔

متعدد آوازیں: ڈیسک تواتر کے ساتھ بجائے گئے۔

مسز روشن خورشید باروچہ: بہت ہی افسوس کی بات ہے، اتنے پڑھے لکھے لوگ ملک کے خلاف، کتنے افسوس کی بات ہے، بہت ہی افسوس، very bad, very bad

(مداخلت)

مسز کلثوم پروین: یہ کیسی قوم ہے جن کو اپنے پرائم منسٹر کی عزت کرنا نہیں آتی، یہ قوم کیسے ترقی کر سکتی ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے ان کو اپنے پرائم منسٹر کی عزت کا لحاظ نہیں ہے۔ اس ایوان بالا میں رہنے کے قابل لوگ، آج اپنے آپ کو اس طرح ثابت کر رہے ہیں جیسے کہ وہ بالکل ان پڑھ ہیں۔ بہت افسوس کی بات ہے، آپ کتنی اپنے ملک سے محبت کرتے ہیں! کیا ملک سے محبت کرنے کا یہی تقاضا ہے کہ آپ لوگ اس طرح کریں۔ مجھے بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہاں میرے محترم استاد بھی ہیں اور وہ لوگ جو اپنے آپ کو بزرگ کہتے ہیں بچوں کی طرح حرکتیں کر رہے ہیں۔ یہ وقت ایسا ہے کہ ملکی مسائل کی طرف توجہ دیں، آج غربت، بیروزگاری، تعلیم، صحت یہ چیزیں ہیں جن پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ مجھے بہت افسوس ہے کہ ہمارے ایوان بالا کے یہ ممبران یہ حرکتیں کر رہے ہیں۔ بہت بہت افسوس کے ساتھ کہہ رہی ہوں، ہمارا سر شرم سے جھکا جا رہا ہے کہ اتنے بزرگ لوگ اور یہ باتیں کر رہے ہیں۔

(مداخلت)

مسز رزینہ عالم: جناب چیئرمین! دیکھیں کہ انہوں نے ایک عزت دار ایوان کو جنگل کی شکل دے دی ہے۔ ہمیں اس طرح لگتا ہے کہ ہم جنگل کے قانون میں کھڑے ہیں۔ اس باعزت ایوان کا یہ تقدس قائم نہیں رکھ سکتے، یہ انہوں نے آج ثابت کر دیا ہے۔ Requisition دی کسی اور کام سے ہے اور یوں کر رہے ہیں۔

(مداخلت)

انہوں نے آج مار مار کر بنچ توڑ دیئے ہیں، توڑتے رہیں، انہوں نے یہی کچھ سیکھا ہے۔ انہوں اس مقدس ایوان میں آ کر یہی کچھ کرنا تھا۔ Election سے پہلے یہ کرنا چاہئیے تھا جو یہ اب کر رہے ہیں۔

جس کی وجہ سے ہم اس ایوان میں ہیں پرویز مشرف نے اسمبلیاں بحال کی ہیں، جمہوریت دی ہے ان کو اب جمہوریت کاٹنا شروع ہو گئی ہے۔ یہ سارے جمہوریت کے دشمن

کھڑے ہیں، میرے خیال یہ نہیں تھا کہ عزت دار لوگوں کے احتجاج کا یہی طریقہ ہے جو انہوں نے اختیار کیا ہے۔ بس کر دیں اب تھک گئے ہیں، اب بس کریں، بہت ہو گئی، آپ نے بہت پیچ پیٹ لئے ہیں۔ اب بس کریں آپ نے اپنا آپ بہت دکھایا - بیٹھ کر انسانوں کی طرح بات کریں۔ اس ایوان کے تقدس کو سامنے رکھیں بہت ہو گیا ہے۔ آپ لوگ قوم کا پیسہ ضائع کر رہے ہیں۔

جناب بابر خان غوری: ابھی ان کا 3 ہزار بقایا ہے، 33 سو روپے ان کو ملے، تین سو روپے کی مزدوری کی ہے، 3 ہزار روپے کی مزدوری ابھی بقایا کروانی ہے۔

جناب سعید احمد ہاشمی: جناب چیئرمین! ان کے لئے ایمبولینس کا بندوبست کریں یہ تھک گئے ہیں۔

جناب بابر خان غوری: جناب چیئرمین ایک وکٹ گر گئی ہے - نورانی صاحب بیٹھ گئے ہیں - میری ان سے گزارش ہے کہ وہ کھڑے ہوں تاکہ احتجاج ہو۔ یہ کھڑے ہوں - یہ مولوی جو موسیقی کو حرام کہتے تھے - آج یہ موسیقی سنا رہے ہیں ہمیں خوشی ہے کہ آج یہ لائن پر آ رہے ہیں -

(مسلسل احتجاج)

جناب کامل علی آغا: جناب چیئرمین! میری گذارش ہے کہ پروفیسر خورشید صاحب کی طبیعت مجھے ٹھیک نہیں لگتی۔ قومی اسمبلی میں بھی ایک رکن قومی اسمبلی کے لئے ایمبولینس منگوانی پڑی تھی۔ میری درخواست ہے کہ پروفیسر غفور صاحب اور پروفیسر خورشید صاحب کو بیٹھنے کی اجازت دے دی جائے۔ شکریہ۔

(مسلسل آوازیں)

جناب کامل علی آغا: جناب چیئرمین! انکی سزا جاری رہنی چاہیئے، انہوں نے عوام کا پیسہ لوٹا ہے ان کی سزا جاری رہنی چاہیے۔

(مسلسل آوازیں)

جناب کامل علی آغا: جناب چیئرمین! یہ عوام کے خون پسینے کی کمائی کی رقمیں بطور

ممبر سینیٹ کے یہاں سے بٹورتے ہیں۔ ان کی سزا جاری رہنی چاہیے۔ یہ عوام کا فیصلہ ہے یہ اس سینیٹ کے ان نمائندوں کا فیصلہ ہے جو عوام کے درست نمائندے ہیں۔ ان کی سزا جاری رہنی چاہیئے۔

(مسلسل آوازیں)

جناب بابر خان غوری: جناب چیئرمین! ہاؤس میں کھانا پینا منع ہے۔ یہ دوائی لے کر آئے ہیں energy کی۔

(مداخلت)

ڈاکٹر خالد رانجھا: جناب چیئرمین! میری آپ سے گزارش ہے کہ ابھی ابھی لطیف کھوسہ صاحب آئے ہیں اور بڑے پیاسے ہیں۔ ان کو اتنی پیاس لگی ہوئی ہے کہ آ کر پانی مانگ رہے تھے۔ خدا را ان کو پانی دیجئیے۔ عراق جیسی صورت حال نہ بنائیں۔ ان کا پانی بند نہ کریں۔ ان کی نسوار بند نہ کریں۔ خدا را نسوار بند نہ کریں۔ پانی مانگ رہے ہیں، ان کو پانی ضرور دیجئیے۔ احتجاج اپنی جگہ پر، پانی اپنی جگہ پر۔ لطیف کھوسہ صاحب آ کر منتیں کر رہے تھے کہ خدا را مجھے پانی دیں۔ جناب سے میں اپیل کرتا ہوں، میں چیئرمین صاحب! سے اپیل کرتا ہوں کہ انہیں پانی بھی دیں، نسوار بھی دیں۔

(interruption)

میجر (ریٹائرڈ) طاہر اقبال: جناب چیئرمین آپ سے درخواست ہے کہ یہ اپوزیشن والے بھی ہمارے بھائی ہیں اور ان میں کافی سارے علماء ہیں، آج کی مزدوری ان کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دیں، ان بیچاروں کی اب سکت نہیں رہی یہاں وزیر صحت بھی بیٹھے ہوئے ہیں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ گلوکوز منگوا کر دیں یہ بیچارے بہت تھک گئے ہیں اور آپ سے یہ بھی درخواست ہے کہ آج کے دن کی ساری کارروائی ٹیلی وژن پر دکھائیں تا کہ قوم کو پتا لگ سکے کہ سینیٹ میں جنہوں نے اجلاس requisition کیا انہوں نے آج کیا کارروائی کی ہے۔ شکریہ۔

(احتجاج جاری)

مسز تنویر خالد: انہوں نے دھوبی گھاٹ بنا دیا ہے۔ جمہوریت کو چلنے دو، جمہوریت کو چلنے دو۔

(مداخلت)

آنسہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب چیئرمین میرا خیال ہے کہ اپوزیشن میں کچھ حوصلہ کم نظر آ رہا ہے، کچھ ہمیں انسانی حقوق کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ میرا خیال ہے کہ اگر یہ interested ہیں تو ان کی سختی معاف کر دینی چاہیئے کیونکہ ان میں کچھ بزرگ شخصیات بھی ہیں جن پر بڑا دل دکھ رہا ہے۔

(مداخلت)

جناب رضا حیات ہراج: جناب چیئرمین میرے خیال میں اب واشنگ مشین کا دور ہے یہ دھوبی والا کام بند کرایا جائے۔ شکریہ۔

(شور وغل، تواتر سے ڈیسک بجتے رہے)

آنیسہ زیب طاہر خیلی: اس موقع پر ایک شعر یاد آیا۔ میں نے سوچا یہ شعر سناتی جاؤں۔

شور شرابا کرنے سے کیا قوم کی خدمت ہوتی ہے
تم اٹھ کر یہاں آتے ہو جب تمہاری اپنی حاجت ہوتی ہے۔

Miss Anisa Zeb Tahirkheli: The problem with them is that they don't realize that they have taken the oath under LFO. They should have raised this point when they were taking their oath. It is too late and there is no use of crying over spilt milk. I beseech them that they should not try to derail the democracy. It is not in the interest of this country, it is not in the interest of the Parliament. It is not in the interest of our popularity. Let me just clarify one more point. I don't see anybody different rather most of them who are now crying no LFO, no, have

actually been associated with the rules of dictators, somehow in the history of Pakistan. They can't say but somebody is directing them to say. They are being guided from the outside to disrupt the proceedings of the Parliament otherwise they would have doing it earlier on. It is not their own idea or attempt.

ان کو دیکھ کر مجھے ایک بات کا خیال آتا ہے جناب چیئرمین!

"ناحق" ان" مجبوروں پر یہ تہمت ہے مختاری کی،

جو چاہیں ان کے "باس" کریں ان کو عبث بدنام کیا۔"

(احتجاج)

Mr. Chairman: Gentlemen! I think if you will kindly give me a minute.

اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام پر ہمارا یہ دن ختم ہونے والا ہے۔

The business, that we have gathered for, for which the Session has been requisitioned, unfortunately, could not be discussed. That has not been the desire, it seems. So, in exercise of the power conferred by Clause (3) of Article 54 read with Article 61 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate on the conclusion of its sitting on Friday 18th April, 2003. Thank you very much.

(The Session was then prorogued sine die.)